پارہ 21 اتل ما اوحی کے نمایاں مباحث

سُوۡرَةُ الۡعَنۡكَبُوۡت....

- دین میں استقامت کے 4 اجزا بتائے گئے (1) کتاب کی تلاوت، تدبر اور تذکر (2) نماز (3) ذکر (4) غور و فکر
- آپ ﷺ کا امیّ ہونا ایک معجزہ۔ بغیر مروجہ تعلیم حاصل کئے، ایسی معجزانہ کتاب پیش کرنا من جانب اللہ ہونے کا بین ثبوت ہے
- مسلمانوں کو خطاب: اگر دعوت کے لئے یہ زمین تنگ ہو گئی ہے تو یہاں سے ہجرت کر جاؤ۔ رزق کی فکر نہ کرو۔ اللہ وہاں بھی رزق پہنچائے گا
- سورت کے آخر میں اس بشارت کی طرف اشارہ کہ ان شدید مشکل حالات (اور اس ہجرتِ حبشہ) کے بعد ہجرتِ مدینہ، بدر، احد احزاب، حدیبیہ، خیبر، فتح مکہ اور تبوک کے مراحل آئیں گے اور مشرق و مغرب میں اسلام کی دعوت پھیلے گی (اللہ تعالیٰ ان محسنین مسلمانوں کی رہنمائے فرماتا رہے گا

سُوۡرَةُ الرُّوۡم (The Romans) ۔ 5 نبوی (615ء) ۔ابتلا و آزمائش اور ہجرت کا ذکر سورۃ العنکبوت میں، یہاں یہ بتایا گیا کہ ان پر عمل پیرا ہو کر اللہ کی طرف سے فتح و نصرت کا وعدہ ہے۔ دلائل آخرت۔ دنیاوی + اخروی کامیابی کی بشارت

- سورۃ کے شروع میں رومیوں کی اہل فارس پر اور مسلمانوں کی اہل مکہ پر غالب آنے کی معجزاتی پیشن گوئیاں اور بشارت ہے جو دس سال کے اندر پوری ہوئی (جب 624ء میں اللہ تعالیٰ نے بدر میں مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی اور اسی سال بازنطینیوں نے اہل فارس کو بھی شکست دی
- انسان کی کوتاہ فکری کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ انسان اپنی سطح بینی کی وجہ سے وہی کچھ دیکھتا ہے جو بظاہر اس کی آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے۔ مگر اس ظاہر کے پردے کے پیچھے جو کچھ ہے اس کی اسے خبر نہیں ہوتی۔ پوری زندگی کو دنیا کے محض مظاہر کی بنیاد پر اعتماد کر کے اپنے پورے سرمایۂ حیات کو داؤں پر لگا دینا بڑی غلطی ہے
- توحید اور آخرت پر دلائل۔ ہلاک شدہ قوموں کے اسباب (1) انکار (2) تکذیب آیات (3) استہزاء
- مردہ کو زندہ سے اور زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے۔) امکانِ آخرت (اسی طرح لوگ قبروں سے دوبارہ نکلیں گے۔ توحید پر انفسی دلائل۔ خالق اور مخلوق کا فرق سمجھایا گیا
- اللہ کا دین، دین فطرت، اس کے تقاضوں اور اس کے آثار کی طرف توجہ دلائی گئی، جن لوگوں نے اس دین فطرت کو بگاڑا، ان کو تنبیہ، ان کے محاسبہ کا وقت آ گیا ہے
- رشتے داروں، مسکینوں، مسافروں کے حقوق ادا کرنے کی تاکید۔ اخلاقِ حسنہ میں ایمان، اعمال صالحہ، صبر کی تلقین، انفاق کی ترغیب، سود اور زکوٰۃ کا فرق۔) اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے نزدیک سود نہیں بڑھتا(۔ آخر میں آپ ﷺ کو تسلی دی گئی کہ جو لوگ اس دعوتِ حق سے اندھے اور بہرے بنے ہوئے ہیں آپ ہرگز ان سے بددل نہ ہوں ضدی اور ہٹ دھرم لوگوں کو کوئی معجزہ بھی راہ راست پر نہیں لا سکتا۔ آپؐ صبر کے ساتھ اپنا کام کیے جائیں، اللہ تعالیٰ کا وعدہ نصرت پورا ہو کر رہے گا۔

سُوۡرَةُ لُقۡمٰن ۔ 5 نبوی۔ ہجرت حبشہ سے پہلے نازل ہوئی، یہ سورت علم و حکمت کا ایک خزانہ ہے۔ اس میں توحید کی سچائی۔ شرک کی نامعقولیت اور اخلاقیات کی اعلیٰ قدروں کا ذکر۔ سب سے بڑی حکمت شکر ہے اسی سے توحید کا راستہ ملتا ہے۔ توحید عدل ہے اور شرک ظلم ہے

- قرآن اپنے ماننے والوں، نماز ادا کرنے والوں اور زکوٰۃ دینے والوں کے حق میں ہدایت و رحمت ہے۔ جو لوگ کھیل تماشوں اور غافل کر دینے والی سرگرمیوں میں ملوث اور لوگوں کو قرآن سے دور کرتے ہیں وہ مجرم ہیں (شیاطین جن و انس لوگوں کو قرآن سے دور کرنے کے لیے ہر دور میں کام کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے)
- جو لوگ قرآن کی دعوت حق کو قبول نہیں کرتے ان کی زندگیاں ہر قسم کی معنویت اور مقصدیت سے محروم ہوتی ہیں، وہ لغویات، خرافات، لہو و لہب میں سرگرداں
- 4 مرتبہ لفظ حکمت / حکیم - یہ کتاب، دنیا کی آزمائش، آخرت کی جزا و سزا، سب حکمت پر مبنی، اللہ تعالیٰ خود بھی الحکیم ہے - <u>3 مرتبہ لفظ شکر</u>، احساسِ شکر سے توحید جنم لیتی ہے، شکر خود انسان کے لئے مفید، نیک اور وفادار لوگ ہر حال میں شکر گذار ہوتے ہیں
- شرک سے بچنے کی تاکید۔ توحید اختیار کرنے کا مشورہ، جلد وہ دن آنے والا ہے جب کوئی باپ بیٹے کے اور بیٹا باپ کے کام نہ آ سکے گا، اس دن کو جھٹلایا نہیں جا سکتا
- اپنے ابدی حقیقی مستقبل کی فکر کرنی چاہیے۔
- اللہ کے خالق ہونے کی دلیلیں، توحید کا مطالبہ اور شرک کا ابطال
- حضرت لقمان کی نصیحتیں۔ (1) شکر (2) شرک سے بچنا (3) والدین کے ساتھ حسنِ سلوک -(4) خدا ترس اور صالح لیڈروں کی پیروی کا حکم (5) نماز (6) نیکی کرنے کا حکم (7) بدی سے روکنے کا (8) صبر کا (9) لوگوں سے منہ پھلا کر بات نہ کرنے کا حکم (10) زمین پر اکڑ کر نہ چلنا (11) چال میں اعتدال (12) آواز کو پست رکھنے کا حکم
- ان نصائح سے معلوم ہوتا ہے کہ توحید کی دعوت کوئی نئی آواز نہیں ہے جو دنیا میں یا خود دیار عرب میں پہلی مرتبہ اٹھی ہو، یہ عین فطرت ہے اور عقلِ سلیم کا تقاضا
- توحید پر آفاقی اور انفسی دلیلیں۔ اسماء و صفاتِ باری تعالیٰ۔ سارے درخت اگر قلم بن جائیں اور سارے سمندر روشنائی تو بھی اللہ کے کلمات و صفات ختم نہ ہوں گی۔
- اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ دنیا کی زندگی دھوکے میں مبتلا نہ کرے اور نہ شیطان دھوکہ دے۔ ان پر غور کرو

- (1) قیامت کی گھڑی کا علم صرف اللہ کو (2) وہی بارش برساتا ہے (3) وہی جانتا ہے کہ ماؤں کے رحم میں کیا ہے۔ (4) کل، کون، کیا کمائے گا کسی کو خبر نہیں (5) کون کہاں مرے گا کوئی نہیں جانتا مگر وہی وحدہ لاشریک۔

سُوۡرَةُ السَّجۡدَة۔ 5/4 نبوی میں نازل ہوئی۔ اس کا موضوع بنیادی عقائد (توحید، آخرت اور رسالت) کا اثبات اور مخالفین کی طرف سے شبہات کا ازالہ ہے۔ اس میں قرآن پر غور وفکر کرنے کی دعوت (یہ اللہ کی طرف سے نازل کردہ حق ہے، جس کا حق ہونا کسی دلیل کا محتاج نہیں) مسلمانوں کو ابتلا وآزمائش میں صبر واستقامت کا حکم

- قران کی حقانیت، عظمت اور اسکے اعجاز کا بیان- اسکے نزول کا مقصد انسانوں کی ہدایت ہے- انسان کو اللہ نے بہترین ساخت پہ پیدا فرمایا- اسے عظمتوں سے سرفراز فرمایا
- مومنانہ اور کافرانہ کرداروں کی وضاحت - مومنوں اور مجرموں کا انجام ایک جیسا نہ ہوگا - اس دن مجرم سر جھکائے کھڑے - ان پہ ذلت چھا رہی ہوگی جبکہ مومنین کے لیئے اس دن انکی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ہوگا
- اس سورت میں نافرمان اور بد عمل لوگوں کے اندر فسق کو نمایاں کیا گیا ہے—اللہ ان سے انتقام لے کے رہے گا
- کفارمکہ کو تجارتی سفروں کے دوران گزشتہ تباہ شدہ قوموں کی تباہ شدہ بستیوں سے درس عبرت حاصل کرنے کی دعوت اور ان لوگوں جیسے انجام سے بچنے کی ترغیب۔
- اللہ تعالیٰ سے ملاقات (لقاء اللہ) کو نمایاں کیا گیا ہے- 3 مرتبہ اس ملاقات کو بھول جانے/انکار کرنے والوں کا ذکر
- قرآن پر ایمان لانے والے مومنین کی کچھ صفات- اس کی آیات سن کر اپنے سر جھکا دیتے ہیں، راتوں میں اٹھ اٹھ کر اپنے رب کو یاد کرتے اور اس کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں، اس کی حمد بیان کرتے ہیں، تکبر نہیں کرتے، خوف و طمع سے اپنے رب کو پکارتے ہیں
- جزا وسزا کے تاریخی دلائل۔ بنی اسرائیل کو صبر اور ایمان کے بدلے کتاب اور امامت عطا فرمائی۔ انہوں نے صبر کیا اور کتاب کو سیکھنے اور سکھانے کیلیئے وقف کر دیا
- آپ ﷺ کو تسلی- کہ یہ لوگ آپؐ کی فتح اور کامیابیوں کے بارے میں مذاق اڑاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ یہ فیصلہ کن فتح کب نصیب ہونے والی ہے۔ آپ ان سے اعراض فرمائیں۔ فیصلے کا وقت دور نہیں۔ لیکن اس وقت ان کا ماننا انہیں کچھ فائدہ نہ دے گا

سُوۡرَةُ الۡاَحۡزَاب (The Confederates, The Combined Forces)- مدنی سورت۔ 5ھ میں غزوہ احزاب اور غزوہ بنی قریظہ کے بعد نازل ہوئی، حضرت زینبؓ کے نکاح کے بعد۔ اہم معاشرتی احکامات (1) اجتماعی آداب (2) شرعی احکام (3) غزوات کا بیان

- اسلامی سوسائٹی کو از سر نو منظّم کرنے احکامات - ان جدید احکامات سے اسلامی معاشرے اور اسلامی حکومت کو مستحکم کرنے کے اقدامات - یہ بتایا گیا کہ اسلامی نظام میں نظریہ حیات کیا ہے اور اسلامی مملکت کا دستوری نظام کیا ہوگا؟ بعض جاہلانہ رسومات، رواج اور قوانین کے اندر تبدیلیاں کی گئیں اور ان امور کو اسلامی تصور حیات اور اسلامی دستوری نظام کے مطابق ڈھالا گیا۔
- معاشی، معاشرتی اور دستوری تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ اس سورت میں غزوہ احزاب پر تبصرہ اور غزوہ بنی قریظہ، کفار، منافقین اور یہودیوں کا تذکرہ اور ان کا مؤقف
- نبی اکرم ﷺ کو تاکید کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر جو کچھ نازل کیا گیا تھا بلا خوف وتردد اس کی تبلیغ کریں اور کفار ومنافقین کے مخالفانہ غوغا کی مطلق پروانہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا مددگار وکارساز ہے، اس پر بھروسہ رکھیں
- اللہ تعالیٰ نے اپنے ہر نبی سے اس بات کا مضبوط عہد لیا ہے کہ وہ ہر حال میں اللہ کے دین کی دعوت دیں۔ اس معاملہ میں نہ کسی کا پاس ولحاظ کریں نہ کسی کی مخالفت کی پرواتا کہ یہ چیز کھرے اور کھوٹے، مخلص اور منافق کے درمیان امتیاز کی کسوٹی ثابت ہو
- قیامت کے روز۔ لوگ پچھتائیں گے کہ کاش وہ مشرک ومنافق قیادت کی پیروی نہ کرتے۔ ان گمراہ کرنے والے لیڈروں کو دُہرا عذاب دیا جائے گا
- غزوہ احزاب کے موقع پر۔ بیرونی دشمن (کفار) اور اندرونی دشمن (منافقین) سے نہ دبنے اور جھکنے کا حکم
- سماجی عدل۔ ظہار اور منہ بولے بیٹے کے معاملے میں رسوم جاہلیت کی اصلاح کہ ان رسوم کو عقل وفطرت سے کوئی تعلق نہیں ہے- مسلمانوں کو ہدایت کہ منہ بولے بیٹوں کو ان کے باپوں سے منسوب کرو۔ انہیں اپنا صلبی بیٹا نہ بناؤ
- غزوہ احزاب میں۔ منافقین کے کردار پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ دشمنوں سے ساز باز اور ان کے جھوٹ کی قلعی کھولی گئی
- بنو قریظہ کے انجام کا تذکرہ۔ ان کی غداری، عہد شکنی اور دشمنوں سے ساز باز کی سزا (تورات کے مطابق دی گئی)
- آپ ﷺ کی ذات۔ انفرادی اور اجتماعی اعتبار سے کامل نمونہ۔ تاریخ ایسا کردار سامنے لانے سے قاصر ہے (لَّقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ)
- اس سورت کا پسِ منظر۔ سماجی ومعاشرتی حالات، منافقین کا کردار، دشمنوں کی چالیں اور خاص کر آپ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ کو ہدف بنا کر شدید پروپیگنڈے کا طوفان۔ جانے بغیر سورت کی تفہیم آسان نہ ہوگی